اَرْبَعِین

علمِ حدیث کے لیے سفر کرنے کی فضیلت

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اَرْبَعِین

علمِ حدیث کے لیے سفر کرنے کی فضیلت

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج	:	حسنین عباس
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ
		Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر 1	:	جون 2016ء
تعداد	:	1,200
قیمت:		

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

(صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ)

المحتويات

أَصْلُ الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ

إِنَّ الْأَصْلَ فِي الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ رِحْلَةُ نَبِيِّ اللهِ مُوسَى عليه السلام إِلَى الْخَضِرِ، وَقَدْ ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى هَذِهِ الرِّحْلَةَ فِي سُورَةِ الْكَهْفِ:

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَىٰهُ لَآ أَبْرَحُ حَتَّىٰٓ أَبْلُغَ مَجْمَعَ ٱلْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِىَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَٱتَّخَذَ سَبِيلَهُۥ فِى ٱلْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَىٰهُ ءَاتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾ قَالَ أَرَءَيْتَ إِذْ أَوَيْنَآ إِلَى ٱلصَّخْرَةِ فَإِنِّى نَسِيتُ ٱلْحُوتَ وَمَآ أَنسَىٰنِيهُ إِلَّا ٱلشَّيْطَٰنُ أَنْ أَذْكُرَهُۥ ۚ وَٱتَّخَذَ سَبِيلَهُۥ فِى ٱلْبَحْرِ عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَٱرْتَدَّا عَلَىٰٓ ءَاثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ ءَاتَيْنَٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهُۥ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰٓ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا﴾، [الكهف، ١٨/ ٦٠-٦٦].

﴿حصولِ علم کے لیے سفر کرنے کی اصل﴾

حصول علم کے لیے سفر کرنے کی اصل (بنیاد) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حضرت خضر علیہ السلام کی طرف سفر سے ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سفر کو سورۃ الکہف میں یوں بیان فرمایا ہے:

﴿ اور (وہ واقعہ بھی یاد کیجئے:) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے (جواں سال ساتھی اور) خادم (یوشع بن نون علیہ السلام) سے کہا: میں (پیچھے) نہیں ہٹ سکتا یہاں تک کہ میں دو دریاؤں کے سنگم کی جگہ تک پہنچ جاؤں یا مدتوں چلتا رہوں۔ سو جب وہ دونوں دو دریاؤں کے درمیان سنگم پر پہنچے تو وہ دونوں اپنی مچھلی (وہیں) بھول گئے پس وہ (تلی ہوئی مچھلی زندہ ہو کر) دریا میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بناتے ہوئے نکل گئی۔ پھر جب وہ دونوں آگے بڑھ گئے (تو) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے خادم سے کہا: ہمارا کھانا ہمارے پاس لاؤ بیشک ہم نے اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا کیا ہے۔ (خادم نے) کہا: کیا آپ نے دیکھا جب ہم نے پتھر کے پاس آرام کیا تھا تو میں (وہاں) مچھلی بھول گیا تھا، اور مجھے یہ کسی نے نہیں بھلایا سوائے شیطان کے کہ میں آپ سے اس کا ذکر کروں، اور اس (مچھلی) نے تو (زندہ ہو کر) دریا میں عجیب طریقہ سے اپنا راستہ بنا لیا تھا (اور وہ غائب ہو گئی تھی)۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: یہی وہ (مقام) ہے ہم جسے تلاش کر رہے تھے، پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر (وہی راستہ) تلاش کرتے ہوئے (اسی مقام پر) واپس پلٹ آئے۔ تو دونوں نے (وہاں) ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندے (خضر علیہ السلام) کو پا لیا جسے ہم نے اپنی بارگاہ سے (خصوصی) رحمت عطا کی تھی اور ہم نے

اسے علم لدنی (یعنی اسرار و معارف کا الہامی علم) سکھایا تھا۔ اس سے موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: کیا میں آپ کے ساتھ اس (شرط) پر رہ سکتا ہوں کہ آپ مجھے (بھی) اس علم میں سے کچھ سکھائیں گے جو آپ کو بغرضِ ارشاد سکھایا گیا ہے۔﴾

حَثُّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ وَالْعِلْمِ الشَّرِيْفِ

كَانَتِ الرِّحْلَةُ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ مَعْرُوفَةً وَمَرْغُوبَةً فِي عَهْدِ الرَّسُوْلِ ﷺ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَفِدُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِيَسْمَعَ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ، وَيَتَعَرَّفَ عَلَى تَعَالِيْمِ الْإِسْلاَمِ. وَبَعْدَ أَنْ يَعْتَنِقَ الْإِسْلَامَ، كَانَ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ لِتَرْغِيْبِهِمْ إِلَى الإِسْلَامِ وَتَعْلِيْمِهِمْ، كَمَا فَعَلَ ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ وَغَيْرُهُ مِنَ الصَّحَابَةِ.(١)

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ما جاء في العلم، ١/ ٣٥، الرقم/ ٦٣؛ وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢٦٤، الرقم/ ٢٣٨٠؛ وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في المشرك يدخل المسجد، ١/ ١٣٢، الرقم/ ٤٨٦-٤٨٧؛ وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها،

وَهُنَا نَذْكُرُ بَعْضَ الْأَحَادِيْثِ الَّتِيْ حَثَّ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهَا عَلَى الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ.

﴿طلبِ حدیث اور حصولِ علم کے لیے سفر کرنے کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ترغیب﴾

علم حدیث کے حصول کے لیے سفر کرنا عہد نبوی میں معروف اور مرغوب تھا۔ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں وفود کی صورت میں قرآن کریم کے سماع کے لیے حاضر ہوتے اور اسلام کی تعلیمات کی معرفت حاصل کرتے تھے، پھر قبول اسلام کے بعد اپنی قوم کی طرف لوٹ جاتے تھے تاکہ انہیں اسلام کی طرف رغبت دلائیں اور انہیں اسلامی تعلیم سے روشناس کرائیں جیسا کہ حضرت ضمام بن ثعلبہ اور بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا۔

یہاں ہم بعض ایسی احادیث مبارکہ بیان کرتے ہیں، جن میں حضور نبی اکرم ﷺ نے حصول علم کے لیے سفر کرنے کی ترغیب دی ہے۔

١/ ٤٩، الرقم/ ١٤٠٢؛ والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٣٠٥، الرقم/ ٨١٤٩؛ والمزي في تهذيب الكمال، ٢٦/ ٥٩٥؛ وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/ ٧٥٢؛ والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ٢٨٩.

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ».(۲)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تلاشِ علم کی راہ پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

اسے امام مسلم، احمد بن حنبل، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

(۲) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/ ٢٠٧٤، الرقم/ ٢٦٩٩؛ وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٥٢، ٣٢٥؛ والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ٥/ ٢٨، ١٩٥، الرقم/ ٢٦٤٦، ٢٩٤٥؛ وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/ ٨٢، الرقم/ ٢٢٥؛ وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٢٨٤، الرقم/ ٢٦١١٧.

وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ: «إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَرَّثُوا الْعِلْمَ، مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ».

امام بخاری نے کتاب العلم میں ترجمۃ الباب کے تحت بیان کیا ہے: بے شک علماء، انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ انہوں نے میراثِ علم چھوڑی ہے۔ پس جس نے اس (میراثِ علم) کو حاصل کر لیا، اس نے بہت بڑا حصہ پا لیا۔ جو آدمی علم کی تلاش میں کسی راہ پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْلُكُ طَرِيقًا، يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا، إِلَّا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ».(٣)

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

---

(٣) أخرجه أبو داود في السنن، كتاب العلم، باب الحث على طلب العلم، ٢/ ٣٤٢، الرقم/ ٣٦٤٣؛ وابن حبان في الصحيح، ١/ ٢٨٤، الرقم/ ٨٤؛ والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/ ١٦٥، الرقم/ ٢٩٩؛ والدارمي في السنن، المقدمة، باب في فضل العلم والعالم، ١/ ١١١، الرقم/ ٣٤٤.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

٣. عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْـمُرَادِيَّ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتٍ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ، إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْـمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا، رِضًا بِمَا يَصْنَعُ». (٤)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهُ.

---

(٤) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٢٣٩؛ وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/ ٨٢، الرقم/ ٢٢٦؛ وابن حبان في الصحيح، ١/ ٢٨٥، الرقم/ ٨٥، ٤/ ١٥٥، الرقم/ ١٣٢٥؛ وابن خزيمة في الصحيح، ١/ ٩٧، الرقم/ ١٩٣؛ وعبد الرزاق في المصنف، ١/ ٢٠٤، الرقم/ ٧٩٣؛ والبيهقي في السنن الكبرى، ١/، ٢٨١، الرقم/ ١٢٥٢؛ والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٩٩، الرقم/ ٤٨٨٦.

حضرت زِر بن حُبَیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال المرادی ﷛ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا: علم کی تلاش میں آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی اپنے گھر سے طلبِ علم کی نیت سے نکلتا ہے، فرشتے اس کے اس عمل سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

اسے امام احمد بن حنبل نے اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

رِحْلَةُ الصَّحَابَةِ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ

كَانَتِ الرِّحْلَةُ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ قَائِمَةً فِي عَهْدِ الصَّحَابَةِ مِنْ أَجْلِ مَعْرِفَةِ تَعَالِيْمِ الدِّيْنِ. فَقَدْ تَمَّتْ رِحلاَتٌ كَثِيْرَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ خَاصَّةً.

﴿طلبِ حدیث کے لیے صحابہ کرام ﷡ کے اَسفار﴾

حصول حدیث کے لیے سفر کرنے کا عمل عہد صحابہ میں بھی جاری رہا، جو دین کی تعلیمات کی معرفت کے لیے سفر کیا کرتے تھے۔ علماء کرام نے بالخصوص حدیث کے حصول کی خاطر بہت سے سفر کیے۔

٤. عَنْ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْـمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلْتُ، جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ، فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.(٥)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اور میرا انصاری ہمسایہ جو بنو امیہ بن زید سے تھا، اور یہ قبیلہ مدینہ منورہ کے عوالی میں رہتا تھا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں باری باری حاضر ہوتے تھے، ایک روز وہ حاضر ہوتا اور ایک روز میں۔ جس روز میں حاضر ہوتا تو اس روز کی وحی اور دیگر خبریں اسے لا کر دیتا اور جب وہ جاتا تو اسی طرح کرتا۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(٥) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب التناوب في العلم، ١/ ٢٩ الرقم/ ٨٩.

٥. رَوَى الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ: رَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ فِي حَدِيْثٍ وَاحِدٍ.(٦)

امام بخاری نے کتاب العلم کے ترجمۃ الباب (باب الخروج فی طلب العلم) میں بیان کیا ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ کی طرف ایک حدیث کی خاطر ایک مہینے کا سفر طے کیا۔

٦. عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ، مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ؛ وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَ أُنْزِلَتْ؛ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللهِ، تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ، لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ.(٧)

---

(٦) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب الخروج في طلب العلم، ١/ ٤١.

(٧) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل القرآن، باب القراء من أصحاب النبي ﷺ، ٤/ ١٩١٢، الرقم/ ٤٧١٦؛ ومسلم في الصحيح، كتاب

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، قرآن کریم کی کوئی سورت ایسی نہیں ہے جس کے متعلق میں یہ نہ جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور قرآن مجید کی کوئی ایسی آیت نہیں ہے جس کے متعلق مجھے یہ علم نہ ہو کہ یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص اللہ کی کتاب کا مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے اور اونٹ کی سواری وہاں پہنچ سکتی ہے تو میں ضرور اونٹ پر سوار ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ: بَلَغَنِي حَدِيثٌ عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاشْتَرَيْتُ بَعِيرًا ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَيْهِ رَحْلِي فَسِرْتُ إِلَيْهِ شَهْرًا، حَتَّى قَدِمْتُ عَلَيْهِ الشَّامَ، فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ، فَقُلْتُ لِلْبَوَّابِ: قُلْ لَهُ: جَابِرٌ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ: ابْنُ عَبْدِ اللهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَخَرَجَ يَطَأُ ثَوْبَهُ،

فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد الله بن مسعود وأمه، ٤/ ١٩١٣، الرقم/ ٢٤٦٣؛ والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية، ١/ ٤٠٢.

فَاعْتَنَقَنِي وَاعْتَنَقْتُهُ، فَقُلْتُ حَدِيثًا بَلَغَنِي عَنْكَ، أَنَّكَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ الله ﷺ فِي الْقِصَاصِ، فَخَشِيتُ أَنْ تَمُوتَ، أَوْ أَمُوتَ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» أَوْ قَالَ: «الْعِبَادُ عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا». قَالَ: قُلْنَا: وَمَا بُهْمًا؟ قَالَ: «لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ، يَسْمَعُهُ مِنْ قُرْبٍ: أَنَا الْـمَلِكُ، أَنَا الدَّيَّانُ، وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَنْ يَدْخُلَ النَّارَ، وَلَهُ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَقٌّ، حَتَّى أَقُصَّهُ مِنْهُ، وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَلِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عِنْدَهُ حَقٌّ، حَتَّى أَقُصَّهُ مِنْهُ، حَتَّى اللَّطْمَةُ». قَالَ: قُلْنَا: كَيْفَ؟ وَإِنَّا إِنَّمَا نَأْتِي اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا، قَالَ: «بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ».(٨) أَيْ يُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِ الظَّالِـمِ، فَيُعْطَى لِلْمَظْلُوْمِ، وَإِنْ لَـمْ يَكُنْ لَهُ

(٨) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٤٩٥، الرقم/ ١٦٠٨٥؛ وابن عبد البر في التمهيد، ٢٣/ ٢٣٣؛ وأيضًا في جامع بيان العلم وفضله، ١/ ٩٣؛ والخطيب في الرحلة في طلب الحديث/ ١١٠، الرقم/ ٣١؛ وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٤٥.

حَسَنَةٌ، يُؤْخَذُ مِنْ سَيِّئَاتِ الْـمَظْلُوْمِ، وَيُطْرَحُ عَلَى الظَّالِـمِ، فَيَتَخَفَّفُ الْـمَظْلُوْمُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ، وَيُزَادُ الظَّالِـمُ فِي النَّكَالِ وَالْعَذَابِ بَدَلَ سَيِّئَاتِ الْـمَظْلُوْمِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْخَطِيْبُ. وَقَالَ الْهَيْـثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا.

حضرت عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: مجھے ایک شخص کے بارے میں خبر پہنچی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے (براہِ راست) ایک حدیث سنی ہوئی ہے۔ میں نے ایک اونٹ خریدا، اس پر اپنا زادِ سفر باندھا اور اس شخص کی طرف ایک ماہ کا سفر طے کیا حتیٰ کہ اس کے پاس ملک شام میں پہنچ گیا۔ وہ صحابی حضرت عبد اللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دربان سے کہا کہ ان کو اطلاع دو کہ جابر دروازہ پر آیا ہے۔ دربان نے پوچھا: کیا آپ جابر بن عبد اللہ ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ حضرت عبد اللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا روندتے ہوئے (تیزی سے) باہر تشریف لائے، ہم نے معانقہ کیا۔ میں نے عرض کیا: آپ سے ایک حدیث کے بارے میں خبر ملی ہے کہ آپ نے یہ حدیثِ قصاص براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں اس حدیث کے سماع سے قبل مجھے یا آپ کو موت نہ آجائے (لہٰذا حدیث جا کر سننا چاہیے اس لیے میں حاضر ہو گیا ہوں)۔ حضرت عبد اللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: روز

قیامت بندوں کو، یا فرمایا: لوگوں کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ بے لباس ہوں گے، بغیر ختنے کے ہوں گے اور بُہْم ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: بُہْمًا سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے پاس کوئی چیز نہ ہو گی۔ ان کو ایسی آواز سے بلایا جائے گا جس کو (قریب و بعید کے سب لوگ) قریب سے ہی سنیں گے، (اللہ تعالیٰ فرمائے گا:) میں بادشاہ ہوں اور میں حاکم ہوں، کوئی دوزخی اس وقت تک روزخ میں داخل نہیں ہو سکے گا جب تک اس کا کسی جنتی پر کوئی حق باقی ہو اور میں اسے اس کا قصاص نہ لے دوں۔ کوئی جنتی اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا کہ اس کا کسی دوزخی پر کوئی حق باقی ہو اور میں اسے اس کا قصاص نہ لے دوں، (یہ حق) چاہے ایک تھپڑ کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: جب ہم اللہ تعالیٰ کے پاس بے لباس، غیر مختون اور بے سر و سامان حاضر ہوں گے تو وہ (قصاص) کیسے دلائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکیوں اور گناہوں سے۔ یعنی ظالم کی نیکیوں سے نیکیاں لے کر مظلوم کو دے دے گا، اور اگر اس کے (نامہ اعمال میں) نیکی نہیں ہو گی تو مظلوم کے گناہوں سے (کچھ گناہ) ظالم کے نامہ اعمال میں ڈال دے گا۔ مظلوم کے گناہ کم ہو جائیں گے اور ظالم کے گناہ مظلوم کے گناہوں کے تبادلہ کے باعث زیادہ ہو جائیں گے لہٰذا جس کی بنا پر وہ انتقام و عذاب میں ڈال دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابن عبد البر اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا کہ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٨. عَنِ ابْنِ عَقِيْلٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُ — أَنَّهُ بَلَغَهُ حَدِيْثٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ — فَابْتَعْتُ بَعِيْرًا، فَشَدَدْتُ إِلَيْهِ رَحْلِي شَهْرًا، حَتَّى قَدِمْتُ الشَّامَ، فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ، فَبَعَثْتُ إِلَيْهِ أَنَّ جَابِرًا بِالْبَابِ، فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَخَرَجَ فَاعْتَنَقَنِي. قُلْتُ: حَدِيْثٌ بَلَغَنِي لَمْ أَسْمَعْهُ، خَشِيْتُ أَنْ أَمُوْتَ أَوْ تَمُوْتَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «يَحْشُرُ اللهُ الْعِبَادَ أَوِ النَّاسَ عُرَاةً غُرْلاً بُهْمًا». (٩)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالْخَطِيْبُ وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت ابن عقیل سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک حدیث نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے پہنچی (جو بالواسطہ تھی) تو میں نے ایک اونٹ خریدا اور میں نے ان کی طرف اپنی سواری پر ایک ماہ کا سفر طے کیا

(٩) أخرجه البخاري في الأدب المفرد/ ٣٣٧، الرقم/ ٩٧٠؛ وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/ ٧٩، الرقم/ ٢٠٣٤؛ والحاكم في المستدرك، ٢/ ٤٧٥، الرقم/ ٣٦٣٨؛ والخطيب في الرحلة في طلب الحديث/ ١٠٠.

(تا کہ وہ حدیث ان سے خود سن لوں) یہاں تک کہ میں شام پہنچا۔ وہ صحابی عبد اللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ جابر آپ کے دروازہ پر آیا ہے۔ قاصد واپس آیا اور پوچھا: کیا آپ جابر بن عبد اللہ ہیں۔ میں نے کہا: ہاں۔ حضرت عبد اللہ بن انیس باہر تشریف لائے اور مجھ سے معانقہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: ایک حدیث مجھے ملی ہے جسے میں نے براہ راست نہیں سنا۔ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں مجھے یا آپ کو موت نہ آ جائے (لہٰذا حدیث جا کر سننا چاہیے اس لیے میں حاضر ہو گیا)۔ حضرت عبد اللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ بندوں کو، یا فرمایا: لوگوں کو اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ بے لباس ہوں گے، بغیر ختنے کے ہوں گے اور بے سر و سامان ہوں گے۔

اسے امام بخاری نے 'الادب المفرد' میں اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٩. وَرَوَى بِطَرِيْقٍ آخَرَ وَفِيْهِ: «إِنَّ اللهَ يَبْعَثُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، وَهُوَ تَعَالَى عَلَى عَرْشِهِ يُنَادِي بِصَوْتٍ لَهُ رَفِيعٍ غَيْرِ فَظِيعٍ يُسْمِعُ الْبَعِيدَ كَمَا يُسْمِعُ الْقَرِيبَ، يَقُوْلُ: أَنَا الدَّيَّانُ لَا ظُلْمَ عِنْدِي، وَعِزَّتِي، لَا يُجَاوِزُنِيَ الْيَوْمَ ظُلْمُ ظَالِمٍ، وَلَوْ لَطْمَةً، وَلَوْ ضَرْبَةَ يَدٍ عَلَى يَدٍ، وَلَأَقْتَصَّنَّ لِلْجَمَّاءِ مِنَ الْقَرْنَاءِ، وَلَأَسْأَلَنَّ الْحَجَرَ لِمَ نَكَبَ الْحَجَرَ؟، وَلَأَسْأَلَنَّ الْعُودَ لِمَ خَدَشَ صَاحِبَهُ. فِي ذَلِكَ أَنْزَلَ عَلَيَّ فِي

كِتَابِهِ: ﴿وَنَضَعُ ٱلۡمَوَٰزِينَ ٱلۡقِسۡطَ لِيَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ فَلَا تُظۡلَمُ نَفۡسٞ شَيۡـٔٗاۖ﴾ [الأنبياء، ٢١/ ٤٧]». (١٠)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَابْنُ قُدَامَةَ.

ایک اور طریق سے یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے: بے شک اللہ تعالیٰ روز قیامت تم کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون اٹھائے گا، جبکہ وہ اپنے عرش پر جلوہ افروز ہو گا، وہ ایسی بلند آواز میں پکارے گا کہ وہ ناگوار ہر گز نہ ہو گی، وہ قریب و بعید کے ہر شخص کو یکساں سنائے گا، وہ فرمائے گا: میں حاکم ہوں اور میرے ہاں ظلم نہیں ہے، اور میری عزت کی قسم! آج کسی ظالم کا ظلم مجھ سے تجاوز نہیں کر سکتا (یعنی بدلہ دیئے بغیر نہیں رہ سکتا) اگرچہ وہ ظلم ایک تھپڑ ہی ہو یا ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ پر خفیف ضرب ہی ہو، میں بغیر سینگ والی بکری کا قصاص سینگ والی بکری سے ضرور دلاؤں گا، میں پتھر سے ضرور پوچھوں گا کہ اس نے دوسرے پتھر کو کیوں ٹھوکر ماری، میں عود (لکڑی) سے ضرور پوچھوں گا کہ اس نے اپنے صاحب کو کیوں زخمی کیا۔ (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مجھ پر نازل فرمایا ہے: ﴿وَنَضَعُ ٱلۡمَوَٰزِينَ ٱلۡقِسۡطَ لِيَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ فَلَا تُظۡلَمُ نَفۡسٞ شَيۡـٔٗاۖ﴾ 'اور ہم

---

(١٠) أخرجه الخطيب في الرحلة في طلب الحديث/ ١١٧، الرقم/ ٣٣؛ وابن قدامة المقدسي في إثبات صفة العلو/ ٧٣.

قیامت کے دن عدل وانصاف کے ترازو رکھ دیں گے سو کسی جان پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا‘۔

١٠. عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ، يَقُوْلُ: بَيْنَا أَنَا عَلَى مِصْرَ إِذْ أَتَى الآذِنُ الْبَوَّابُ، فَقَالَ: إِنَّ أَعْرَابِيًّا عَلَى بَعِيْرٍ عَلَى الْبَابِ يَسْتَأْذِنُ، فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ. قَالَ: فَأَشْرَفْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: أَنْزِلُ إِلَيْكَ أَوْ تَصْعَدُ؟ قَالَ: لَا تَنْزِلُ وَلَا أَصْعَدُ، حَدِيْثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سِتْرِ الْـمُؤْمِنِ، جِئْتُ أَسْمَعُهُ. قُلْتُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ سَتَرَ عَلَى مُؤْمِنٍ، فَكَأَنَّمَا أَحْيَى مَوْءُودَةً»؛ فَضَرَبَ بَعِيْرَهُ رَاجِعًا.(١١)

---

(١١) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/ ١١٤، الرقم/ ٨١٣٣؛ وأبو داود في السنن عن عقبة بن عامر وليس فيه ذكر الراحلة، كتاب الأدب، باب في الستر عن المسلم، ٤/ ٢٧٣، الرقم/ ٤٨٩١؛ والنسائي كذلك في السنن الكبرى، ٤/ ٣٠٧، الرقم/ ٧٢٨١-٧٢٨٢؛ وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/ ١٦٩، الرقم/ ٣٥٢٦؛ والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٣٤.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ أَبُو سِنَانٍ الْقَسْمَلِـيُّ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خِرَاشٍ.

حضرت رجاء بن حیوہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسلمہ بن مخلد کو یہ کہتے ہوئے سنا: جب میں مصر کا والی تھا تو (ایک دن) دربان میرے پاس آیا، اور کہنے لگا: ایک بدو اونٹ پر سوار ہو کر دروازے پر آیا ہے اور ملاقات کی اجازت طلب کر رہا ہے، میں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ تو اس نے بتایا کہ میں جابر بن عبد اللہ انصاری ہوں۔ حضرت مسلمہ بن مخلد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان کو (بالا خانہ سے) جھانک کر دیکھا اور کہا: کیا میں نیچے آپ کے پاس آجاؤں یا آپ اوپر تشریف لے آتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نہ تو آپ نیچے آئیں اور نہ ہی میں اوپر آتا ہوں، مجھے مومن کی پردہ پوشی کے بارے میں ایک حدیث پہنچی ہے جسے آپ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، بس میں اس کا سماع کرنے آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے بھی کسی مومن کی پردہ پوشی کی تو گویا اس نے زندہ در گور لڑکی کی زندگی بچالی۔ (یہ حدیث مبارکہ سنتے ہی) انہوں نے واپسی کے لیے اونٹ کو ضرب لگائی۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے ’المعجم الاوسط‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا کہ اس کی سند میں ابو سنان قسملی ہیں جن کو ابن حبان اور ابن خراش نے ثقہ کہا ہے۔

١١. وَفِي رِوَايَةٍ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْـمَدِينَةِ إِلَى مِصْرَ، فَقَالَ لِـحَاجِبِ أَمِيرِهَا: قُلْ لِلْأَمِيرِ يَخْرُجُ إِلَيَّ، فَقَالَ الْـحَاجِبُ: مَا قَالَ لَنَا أَحَدٌ مُنْذُ نَزَلْنَا هَذَا الْبَلَدَ غَيْرُكَ، إِنَّمَا كَانَ يُقَالُ: اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى الْأَمِيرِ، قَالَ: ايْتِهِ فَقُلْ لَهُ: هَذَا فُلَانٌ بِالْبَابِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْأَمِيرُ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَتَيْتُكَ أَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيْثٍ وَاحِدٍ، فِيْمَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مُسْلِمٍ، فَكَأَنَّمَا أَحْيَا مَوْءُودَةً». (١٢)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ فِي الرِّحْلَةِ.

ایک اور روایت میں ہے: اہل مدینہ میں سے ایک شخص مصر آیا اور امیر مصر کے دربان سے کہنے لگا: امیر سے کہو کہ میرے پاس باہر تشریف لائیں۔ دربان نے کہا: جب سے ہم اس شہر میں آئے ہیں آپ کے علاوہ کسی نے بھی ایسی بات نہیں کی، بلکہ ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے لیے امیر سے اجازت طلب کریں۔ انہوں نے کہا: جاؤ اور ایسے ہی کہو کہ دروازے پر فلاں بندہ آیا ہے۔ امیر مصر ان کے پاس باہر تشریف لائے، تو

(١٢) أخرجه الخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/ ١٢٢، الرقم/ ٣٦.

انہوں نے کہا: بے شک میں آپ کے پاس آپ سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں جو مسلمان کی پردہ پوشی کرنے والے شخص کے بارے میں ہے۔ امیر مصر نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو گویا اس نے زندہ درگور لڑکی کی زندگی بچالی۔

اس حدیث کو خطیب بغدادی نے الرحلة في طلب الحديث میں روایت کیا ہے۔

١٢. وَفِي رِوَايَةِ جَرِيرِ بْنِ حَيَّانَ، أَنَّ رَجُلًا رَحَلَ إِلَى مِصْرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَحِلَّ رَحْلَهُ حَتَّى رَجَعَ: «مَنْ سَتَرَ عَلَى أَخِيهِ فِي الدُّنْيَا، سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ». (١٣)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ فِي الرِّحْلَةِ.

حضرت جریر بن حیان سے مروی ہے کہ ایک شخص نے صرف اس ایک حدیث (کے سماع) کی خاطر مصر کا سفر کیا اور بغیر قیام کے ہی واپس لوٹ گئے: جس کسی نے اس دنیا میں اپنے بھائی کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

---

(١٣) أخرجه الخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/ ١٢٣، الرقم/ ٣٧.

اس حدیث کو خطیب بغدادی نے الرحلة في طلب العلم میں روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ رَحَلَ إِلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ، فَقَدِمَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَـمْ آتِكَ زَائِرًا، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ. قَالَ: وَمَا هُوَ قَالَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: فَمَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا وَأَنْتَ أَمِيرُ الْأَرْضِ. قَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ». قَالَ: فَمَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً. قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا». (١٤)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

---

(١٤) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٢٢، الرقم/ ٢٤٠١٥؛ وأبو داود في السنن، كتاب الترجل، ٤/ ٧٥، الرقم/ ٤١٦٠؛ والدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/ ١٥١، الرقم/ ٥٧١؛ والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/ ٢٢٧، الرقم/ ٦٤٦٨؛ والخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/ ١٢٤، الرقم/ ٣٩.

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ ہوئے جو مصر میں تھے۔ جب وہ ان کے ہاں پہنچ گئے تو کہا: میں صرف آپ سے ملاقات کے لیے نہیں آیا بلکہ میں نے اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی، مجھے امید ہے کہ آپ کو (میری نسبت) بہتر یاد ہو گی۔ انہوں نے کہا: وہ کون سی ہے؟ انہوں نے وہ بیان کر دی اور کہا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کے بال بکھرے ہوئے دیکھتا ہوں، حالانکہ آپ اس سرزمین کے حاکم ہیں۔ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں زیادہ آرائش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس (صحابی رسول ﷺ) نے پوچھا: لیکن کیا بات ہے کہ میں آپ کو ننگے پیر دیکھتا ہوں؟ اُنہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم کبھی کبھی ننگے پیر بھی رہا کریں۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا، سَلَكَ اللهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ

لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ، وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ، كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ». (١٥)

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت کثیر بن قیس نے بیان فرمایا: میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا، اس نے کہا: اے ابو درداء! میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک شہر سے ایک حدیث کی خاطر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ میں کسی اور حاجت سے حاضر نہیں ہوا۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے کسی راستے پر چلائے گا۔ علم حاصل کرنے والے کی خوشی کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ عالم کے لیے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز

---

(١٥) أخرجه أبو داود في السنن، كتاب العلم، باب الحث على طلب العلم، ٣/ ٣١٧، الرقم/ ٣٦٤١؛ وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث في طلب العلم، ١/ ٨١، الرقم/ ٢٢٣.

دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی۔ عبادت کرنے والوں پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر علماء ہی انبیائے کرام کے (حقیقی) وارث ہیں کیونکہ انبیائے کرام کی میراث دینار یا درہم نہیں ہوتے، ان کی میراث علم دین ہے۔ جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے وافر حصہ پالیا۔

اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٥. وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهُ: قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، إِنِّي أَتَيْتُكَ مِنَ الْـمَدِينَةِ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِـحَدِيثٍ، بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَمَا جَاءَ بِكَ تِجَارَةٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: وَلَا جَاءَ بِكَ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا.(١٦)

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت کثیر بن قیس ہی سے مروی ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضرت ابو درداء کے پاس دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس

---

(١٦) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب فضل العلم والعالم، ١/ ١١٠، الرقم/ ٣٤٢.

آیا اور کہنے لگا: اے ابو درداء! میں شہر رسول ﷺ مدینہ منورہ سے ایک حدیث مبارکہ کے لیے آپ کے پاس آیا ہوں، مجھے خبر ملی ہے کہ آپ وہ حدیث (براہ راست) رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا: آپ کو یہاں تجارت لے کر تو نہیں آئی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ آپ کو اس کے علاوہ کوئی اور چیز تو لے کر نہیں آئی؟ جواب دیا: نہیں۔

اس کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٦. وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهُ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْـمَدِينَةِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ. فَقَالَ: مَا أَقْدَمَكَ أَيْ أَخِي؟ قَالَ: حَدِيثٌ، بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: أَمَا قَدِمْتَ لِـحَاجَةٍ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: مَا قَدِمْتَ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الْـحَدِيثِ. قَالَ: نَعَمْ.(١٧)

---

(١٧) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٩٦؛ وابن حبان في الصحيح، ١/ ٢٨٩، الرقم/ ٨٨؛ والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٢٦٢، الرقم/ ١٦٩٦، ١٦٩٧؛ وأيضاً في المدخل إلى السنن الكبرى/ ٢٥٠، الرقم/ ٣٤٧؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/ ٧٩-٨٤، الرقم/ ١٢٥-١٣٢؛

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

ان ہی سے مروی ایک اور روایت میں ہے: دمشق میں حضرت ابو درداء ﷺ کے پاس مدینہ منورہ سے ایک شخص آیا تو انہوں نے پوچھا: اے میرے بھائی! تجھے کیا چیز کھینچ لائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک حدیث، جس کے بارے میں مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اسے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا: کیا (یہاں) تجارت کی غرض سے تو نہیں آئے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے پوچھا: کیا کسی اور کام سے تو نہیں آئے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے (حیرت سے) کہا (اچھا) تو آپ صرف اسی حدیث کی تلاش میں یہاں آئے ہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: لَـمَّا تُوُفِّـيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: يَا فُلَانُ، هَلُمَّ، فَلْنَسْأَلْ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُمْ الْيَوْمَ كَثِيرٌ. فَقَالَ: وَا عَجَباً لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ. أَتَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ تَرَى. فَتَرَكَ

والخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/ ٧٧-٨٢، الرقم/ ٤-٦؛ وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥٠/ ٤٤.

ذَلِكَ، وَأَقْبَلْتُ عَلَى الْـمَسْأَلَةِ، فَإِنْ كَانَ لَيَبْلُغُنِيَ الْـحَدِيثُ عَنِ الرَّجُلِ، فَآتِيهِ وَهُوَ قَائِلٌ، فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي عَلَى بَابِهِ، فَتَسْفِي الرِّيحُ عَلَى وَجْهِي التُّرَابَ، فَيَخْرُجُ فَيَرَانِي. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ، مَا جَاءَ بِكَ؟ أَلَا أَرْسَلْتَ إِلَيَّ فَآتِيَكَ. فَأَقُولُ: لَا أَنَا أَحَقُّ أَنْ آتِيَكَ، فَأَسْأَلُهُ عَنِ الْـحَدِيثِ. قَالَ: فَبَقِيَ الرَّجُلُ، حَتَّى رَآنِي وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيَّ. فَقَالَ: كَانَ هَذَا الْفَتَى أَعْقَلَ مِنِّي.(١٨)

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے ایک انصاری شخص سے کہا: اے فلاں! آؤ، اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (احادیث کے بارے میں) سوال کرتے ہیں آج تو وہ کثیر تعداد میں ہیں۔ انہوں نے کہا: اے ابن

(١٨) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/ ١٥٠، الرقم/ ٥٧٠؛ وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/ ٣٦٧؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/ ١٨٩، الرقم/ ٣٧٥؛ والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/ ١٥٨، الرقم/ ٢١٥؛ والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/ ٣٤٣.

عباس! تعجب ہے تجھ پر۔ کیا آپ کی رائے ہے کہ وہ آپ کے محتاج ہوں گے، حالانکہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ان میں صحابہ بھی موجود ہیں۔ اس نے (طلب حدیث کی راہ) ترک کر دی، جبکہ میں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث کے بارے میں) سوال کرنے لگا۔ اگر مجھے کسی شخص (صحابی) سے حدیث (کی خبر) ملتی تو میں ان کے پاس آتا، اگر وہ قیلولہ کر رہے ہوتے تو میں ان کے دروازے پر اپنی چادر کا تکیہ بنا کر لیٹا رہتا۔ ہوا میرے چہرے پر گرد و غبار ڈال دیتی پھر جب وہ صحابی باہر نکلتے اور مجھے (اس حالت میں) دیکھتے تو فرماتے: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عم زاد! آپ کیوں تشریف لائے؟ آپ نے مجھے بلا بھیجا ہوتا تو میں چلا آتا۔ اس پر میں کہتا: نہیں، بلکہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا زیادہ حق میرا ہے، پھر میں ان سے حدیث کے بارے میں پوچھتا۔ انہوں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: وہ (انصاری) شخص اسی طرح (طلب حدیث سے عدم دلچسپی کی حالت میں) رہا۔ حتی کہ (ایک دن) اس نے مجھے اس حال میں دیکھا کہ (حدیث شریف سننے والے) لوگوں کا ایک ہجوم میرے گرد جمع تھا تو کہنے لگا: یہ نوجوان مجھ سے زیادہ عقل مند تھا۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۸. عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ – مِنْ آلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ – قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: طَلَبْتُ الْعِلْمَ، فَلَمْ أَجِدْهُ أَكْثَرَ مِنْهُ فِي الأَنْصَارِ، فَكُنْتُ آتِي الرَّجُلَ فَأَسْأَلُ عَنْهُ، فَيُقَالُ لِي نَائِمٌ، فَأَتَوَسَّدُ

رِدَائِي، ثُمَّ أَضْطَجِعُ، حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى الظُّهْرِ. فَيَقُولُ: مَتَى كُنْتَ هَا هُنَا يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَأَقُولُ: مُنْذُ طَوِيلٍ. فَيَقُولُ: بِئْسَمَا صَنَعْتَ، هَلاَّ أَعْلَمْتَنِي؟ فَأَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيَّ وَقَدْ قَضَيْتَ حَاجَتَكَ.(١٩)

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت حصین بن عبد الرحمٰن سے مروی ہے، جو سعد بن معاذ کی اولاد سے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے علم طلب کیا تو انصار سے بڑھ کر علم کسی کے ہاں نہیں پایا۔ میں ایک شخص (صحابی رسول ﷺ) کے پاس آتا اور ان کے بارے میں پوچھتا، تو مجھے بتایا جاتا کہ وہ سو رہے ہیں۔ تو میں (ان کے دروازے پر ہی) اپنی چادر کا تکیہ بنالیتا اور وہاں ہی لیٹ جاتا حتی کہ وہ نماز ظہر کی ادائیگی کے لیے باہر نکلتے تو فرماتے: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد! آپ کب سے یہاں ہیں؟ میں جواب دیتا کہ کافی دیر سے۔ وہ کہتے: آپ نے اچھا نہیں کیا، آپ نے مجھے کیوں اطلاع نہیں دی؟ میں جواب دیتا: میں نے چاہا کہ آپ اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد خود ہی میرے پاس باہر تشریف لے آئیں۔

---

(١٩) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/ ١٥٠، الرقم/ ٥٦٦.

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۹. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ قَالَ: وُجِدَ أَكْثَرُ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عِنْدَ هَذَا الْحَيِّ مِنَ الأَنْصَارِ، وَاللهِ، إِنْ كُنْتُ لَآتِي الرَّجُلَ مِنْهُمْ، فَيُقَالُ: هُوَ نَائِمٌ فَلَوْ شِئْتُ أَنْ يُوقَظَ لِي، فَأَدَعُهُ، حَتَّى يَخْرُجَ لِأَسْتَطِيْبَ بِذَلِكَ حَدِيْثَهُ. (۲۰)

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت عبد اللہ ابن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی زیادہ تر احادیث مبارکہ انصار کے اس قبیلہ میں پائی گئی ہیں، خدا کی قسم! میں ان کے کسی شخص کے پاس آتا، مجھے بتایا جاتا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں اور اگر آپ چاہتے ہیں تو ان کو آپ کے لیے جگا دیتے ہیں، تو میں انہیں سونے دیتا حتی کہ وہ خود نکلتے اس طرح میں خوش دلی سے ان کی حدیث لے لیتا۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۲۰) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ۱/ ۱۵۰، الرقم/ ۵۶۷؛ والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۳/ ۳۴۴.

٢٠. عَنِ ابْنِ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ الْـحَضْرَمِيَّ الشَّامِيَّ، يَقُولُ: إِنْ كُنْتُ لَأَرْكَبُ إِلَى الْـمِصْرِ مِنَ الْأَمْصَارِ فِي الْـحَدِيثِ الْوَاحِدِ لِأَسْمَعَهُ.(٢١)

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت ابن جابر ﷺ نے بیان کیا ہے کہ میں نے بسر بن عبید اللہ حضرمی شامی کو یہ کہتے ہوئے سنا: اگر مجھے صرف ایک حدیث کے سماع کے لیے شہروں کے شہر سفر کرنا پڑتا تو میں ضرور کرتا۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢١. عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، يَقُوْلُ: خَرَجَ أَبُوْ أَيُّوْبَ إِلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ بِمِصْرَ، يَسْأَلُهُ عَنْ حَدِيْثٍ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ،

---

(٢١) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/ ١٤٩ الرقم/ ٥٦٣؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/ ١٨٩، الرقم/ ٣٧٥؛ وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٠/ ١٦٥؛ والخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/ ١٤٧، الرقم/ ٥٧.

لَـمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ غَيْرُهُ وَغَيْرُ عُقْبَةَ. فَلَمَّا قَدِمَ، أَتَى مَنْزِلَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ — وَهُوَ أَمِيْرُ مِصْرَ — فَأَخْبَرَ بِهِ، فَعَجِلَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَعَانَقَهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا أَيُّوْبَ؟ فَقَالَ: حَدِيْثٌ، سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ،لَـمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ غَيْرِي وَغَيْرُ عُقْبَةَ، فَابْعَثْ مَنْ يَدُلُّنِي عَلَى مَنْـزِلِهِ. قَالَ: فَبَعَثَ مَعَهُ مَنْ يَدُلُّهُ عَلَى مَنْزِلِ عُقْبَةَ، فَأُخْبِرَ عُقْبَةُ بِهِ، فَعَجِلَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَعَانَقَهُ وَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا أَيُّوْبَ؟ فَقَالَ: حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، لَـمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ غَيْرِي وَغَيْرُكَ فِي سِتْرِ الْـمُؤْمِنِ؛ قَالَ عُقْبَةُ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنَ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا عَلَى خِزْيِهِ، سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَقَالَ لَهُ أَبُوْ أَيُّوْبَ: صَدَقْتَ. ثُمَّ انْصَرَفَ أَبُوْ أَيُّوْبَ إِلَى رَاحِلَتِهِ، فَرَكِبَهَا رَاجِعًا إِلَى الْـمَدِيْنَةِ، فَمَا أَدْرَكَتْهُ جَائِزَةُ مُسَلَّمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ إِلَّا بِعَرِيْشِ مِصْرَ.(٢٢)

---

(٢٢) أخرجه الحميدي في المسند، ١/ ١٨٩، الرقم/ ٣٨٤، والحاكم في معرفة علوم الحديث، ١/ ٤٠، والخطيب البغدادي في الرحلة في طلب

رَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ فِي الْـمُسْنَدِ.

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ایوب عقبہ بن عامر کے پاس گئے اور وہ اس وقت مصر میں تھے۔ وہ ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھنے کے لیے مصر گئے جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی تھی۔ ان کے علاوہ اور عقبہ کے علاوہ کوئی اور نہیں بچا تھا کہ جس نے وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ جب وہ مصر پہنچے تو مسلمہ بن مخلد انصاری کے گھر آئے جو مصر کے امیر تھے۔ انہیں ان (ابو ایوب کی آمد) کے بارے میں بتایا گیا۔ وہ تیزی سے ان کی طرف باہر آئے، ان سے معانقہ کیا۔ پھر پوچھا: اے ابو ایوب! آپ کو کیا چیز یہاں لے کر آئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک حدیث مبارکہ جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے براہ راست سننے والا میرے اور عقبہ کے علاوہ کوئی اور شخص باقی نہیں ہے، آپ میرے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیج دیں جو مجھے عقبہ کا گھر دکھا دے۔ راوی نے کہا کہ مسلمہ نے ان کے ساتھ ایک شخص کو بھیجا جس نے ان کو عقبہ کا گھر دکھا دیا۔ عقبہ بن عامر کو ان کی آمد کی خبر دی گئی تو وہ تیزی سے ان کی طرف باہر آ گئے، ان سے معانقہ کیا اور پوچھا: اے ابو ایوب! آپ کو کیا چیز یہاں لے کر آئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک

الحديث/ ١١٨–١٢٠؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/ ٤٤٣، الرقم/ ٤٢١.

حدیث مبارکہ، جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، اور میرے اور آپ کے علاوہ مومن کی پردہ پاشی کے بارے میں اس حدیث کو سننے والا کوئی اور شخص باقی موجود نہیں۔ عقبہ نے کہا کہ ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس کسی نے اس دنیا میں کسی مومن کی رسوائی پر اس کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اس پر حضرت ابو ایوب نے فرمایا: تم نے سچ کہا، پھر حضرت ابو ایوب اپنی سواری کی طرف پلٹے، مدینہ کی طرف واپسی کے لیے اس پر سوار ہو گئے۔ مسلمہ بن مخلد کا بھیجا ہوا تحفہ بھی عریش مصر کے مقام پر آپ تک پہنچا۔

اس کو امام حمیدی نے 'المسند' میں روایت کیا ہے۔

٢٢. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ رَكِبَ مِنَ الْـمَدِينَةِ إِلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، وَهُوَ بِمِصْرَ حَتَّى لَقِيَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» فَقَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَبَّرَ الْأَنْصَارِيُّ وَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ انْصَرَفَ.(٢٣)

---

(٢٣) أخرجه الخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/ ١٢٠-١٢١، الرقم/ ٣٥.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ.

مسلم بن یسار سے مروی ہے کہ ایک انصاری شخص مدینہ منورہ سے سوار ہو کر عقبہ بن عامر کے پاس آئے، وہ اس وقت مصر میں مقیم تھے، انہوں نے ان سے ملاقات کی پھر پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کسی نے دنیا میں کسی مومن کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی پردہ پوشی فرماتے گا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، راوی نے بیان کیا کہ اس انصاری صحابی نے اللہ اکبر کہا، اللہ کی حمد و ثنا کی اور پھر واپس چلے گئے۔

اس کو خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٢٣. عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، وَإِذَا النَّاسُ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حِلَقٌ حِلَقٌ يَتَحَدَّثُوْنَ قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْضِي إِلَى الْحِلَقِ حَتَّى أَتَيْتُ حَلْقَةً، فِيْهَا رَجُلٌ شَاحِبٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ، كَأَنَّمَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «هَلَكَ أَصْحَابُ الْعَقْدِ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، لَا آسَى عَلَيْهِمْ، قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَتَحَدَّثَ بِمَا قُضِيَ لَهُ، ثُمَّ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ سَأَلْتُ عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: هَذَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، سَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ، فَتَبِعْتُهُ حَتَّى أَتَى مَنْزِلَهُ، فَإِذَا هُوَ رَثُّ الْهَيْئَةِ، وَرَثُّ

الْكِسْوَةِ، يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، ثُمَّ سَأَلَنِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: أَكْثَرُ شَيءٍ سُؤَالًا، فَلَمَّا قَالَ ذَلِكَ غَضِبْتُ، فَجَثَوْتُ عَلَى رُكْبَتَيَّ، وَاسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعْتُ يَدَيَّ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَشْكُوْ إِلَيْكَ: أَنَّا نُنْفِقُ نَفَقَاتِنَا، وَنُنْصِبُ أَبْدَانَنَا، وَنُرْحِلُ مَطَايَانَا ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، فَإِذَا لَقِيْنَاهُمْ تَجَهَّمُوْنَا، وَقَالُوْا لَنَا، فَبَكَى أُبَيٌّ وَجَعَلَ يَتَرَضَّانِي، وَقَالَ: وَيْحَكَ لَمْ أَذْهَبْ هُنَا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُعَاهِدُكَ لَئِنْ أَبْقَيْتَنِي إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ، لَأَتَكَلَّمَنْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَا أَخَافُ فِيْهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، ثُمَّ أَرَاهُ قَامَ، فَلَمَّا قَالَ ذَلِكَ انْصَرَفْتُ عَنْهُ، وَجَعَلْتُ أَنْتَظِرُ الْجُمُعَةَ، لِأَسْمَعَ كَلَامَهُ. قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَاتِي، فَإِذَا السِّكَكُ غَاصَّةٌ مِنَ النَّاسِ، لَا آخُذُ فِي سِكَّةٍ إِلَّا تَلَقَّانِي النَّاسُ، قُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالُوْا: نَحْسِبُكَ غَرِيْبًا؟ قُلْتُ: أَجَلْ، قَالُوْا: مَاتَ سَيِّدُ الْـمُسْلِمِيْنَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: فَلَقِيْتُ أَبَا مُوْسَى

بِالْعِرَاقِ، فَحَدَّثْتُهُ بِالْـحَدِيْثِ، فَقَالَ: وَالَـهَفَاهُ أَلَا كَانَ بَقِيَ، حَتَّى يُبْلِغَنَا مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ»(٢٤)

رَوَاهُ ابْنُ حَجَرِ الْعَسْقَلَانِيِّ.

ابو عمران الجونی حضرت جندب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں علم کی تلاش کے لیے مدینہ منورہ آیا تو (دیکھا کہ) لوگ مسجد نبوی میں حلقوں کی صورت میں احادیث مبارکہ کا مذاکرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں ان حلقوں کی طرف گیا اور ایک حلقے کے پاس آیا اس میں کمزور اور زرد رنگت والا ایک شخص تھا جو دو کپڑوں میں ملبوس تھا، (اس کی ظاہری حالت سے لگتا تھا کہ) گویا وہ سفر سے لوٹا ہے۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا: اہل اقتدار ہلاک ہو گئے، رب کعبہ کی قسم! مجھے ان کا کوئی دکھ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ کلمات تین مرتبہ کہے۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ جو ان کے حق میں فیصلہ کیا گیا انہوں نے بیان کر دیا، پھر وہ کھڑے ہوئے، جب وہ کھڑے ہوئے تو میں نے ان کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ سید المسلمین ابی بن کعب ہیں، میں ان کے پیچھے گیا حتی کہ ان کے گھر پہنچ گیا، وہ خستہ حال، بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس تھے گویا دونوں ایک دوسرے کے مشابہ تھے، پھر میں نے ان

(٢٤) أخرجه ابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ١٢/ ٦٩٩-٧٠٠، الرقم/ ٣٠٨٠.

کو سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا، پھر مجھ سے پوچھا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے کہا: میں اہل عراق سے ہوں۔ انہوں نے کہا: (اہل عراق) بہت زیادہ سوال کرنے والے ہیں۔ جب انہوں نے یہ بات کہی تو مجھے غصہ آگیا اور میں اپنے گھٹنوں پر بیٹھ گیا، میں قبلہ رخ ہو گیا اور اپنے ہاتھ اٹھا دیئے اور میں نے کہا: اے اللہ! ہم تجھ سے شکوہ کرتے ہیں، ہم اپنا مال خرچ کرتے ہیں، اپنے جسموں کو تھکاتے ہیں، حصول علم کی خاطر اپنی سواریوں پر سفر کرتے ہیں، جب اہل علم سے ملتے ہیں تو وہ ہمیں ناپسند کرتے ہیں اور ہمارے بارے میں باتیں کرتے ہیں۔ اس پر حضرت ابی بن کعب رو پڑے اور مجھے راضی کرنے لگے۔ انہوں نے کہا: افسوس تم پر، میری یہ مراد نہیں تھی، پھر فرمانے لگے: اے اللہ! میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اگر تو نے مجھے جمعہ کے روز تک زندہ رکھا تو جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اس کو ضرور بیان کروں گا اور اس بارے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گا، پھر وہ کھڑے ہو گئے۔ جب انہوں نے یہ فرمایا تو میں واپس چلا آیا اور ان کی باتیں سننے کے لیے جمعہ کا انتظار کرنے لگا۔ راوی نے بیان کیا: جب جمعہ کا دن آیا تو میں اپنے کسی کام سے باہر نکلا، (تو دیکھا کہ) راستے لوگوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے، میں جو بھی راستہ اختیار کرتا تو وہاں لوگوں کی بھیڑ ہوتی۔ میں نے پوچھا: لوگوں کا یہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمارا گمان ہے کہ تم یہاں اجنبی ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: سید المسلمین حضرت اُبی بن کعب فوت ہو گئے ہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ بعد ازاں عراق میں حضرت ابو موسیٰ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے یہ ساری بات بیان کی تو انہوں نے

فرمایا: ہائے افسوس! کاش وہ زندہ رہتے تاکہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ ہم تک پہنچا دیتے۔

اسے ابن حجر عسقلانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ حَرْبٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: قُلْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ يَتَّخِذُ نَعْلَيْنِ مِنْ حَدِيْدٍ. (٢٥)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

شعبہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے بشر بن حرب کو کہتے ہوئے سنا: میں نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: میں نے طالب علم سے کہا کہ وہ اپنے جوتے لوہے کے بنا لے۔

اس کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

---

(٢٥) أخرجه الحاكم في معرفة علوم الحديث/ ٩.

رِحْلَةُ التَّابِعِيْنَ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ

وَكَذَلِكَ كَانَتِ الرِّحْلَةُ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ قَائِمَةً فِي عَهْدِ التَّابِعِيْنَ مِنْ أَجْلِ مَعْرِفَةِ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ وَالْعِلْمِ الشَّرِيْفِ.

﴿حصولِ حدیث کے لیے تابعین کے اَسفار﴾

حصول حدیث کے لیے سفر کرنے کا عمل دور تابعین میں بھی جاری رہا۔ وہ حدیث نبوی اور علم کے حصول کے لیے سفر کیا کرتے تھے۔

٢٥. عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ التَّابِعِيِّ الْجَلِيْلِ (ت٩٨هـ). سَأَلُهُ عَنْ بَعْضِ الشَّيْءِ وَأَصْحَابُهُ عِنْدَهُ، وَهُوَ يُصَلِّي، فَجَلَسَ، حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ عُبَيْدُ اللهِ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ : أَمْتَعَ اللهُ بِكَ؛ جَاءَكَ هَذَا الرَّجُلُ، وَهُوَ ابْنُ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ، وَفِي مَوْضِعِهِ يَسْأَلُكَ عَنْ بَعْضِ الشَّيْءِ، فَلَوْ أَقْبَلْتَ عَلَيْهِ،

فَقَضَيْتَ حَاجَتَهُ، ثُمَّ أَقْبَلْتَ عَلَى مَا أَنْتَ فِيهِ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ لَهُمْ: أَيْهَاتِ، لَا بُدَّ لِـمَنْ طَلَبَ هَذَا الشَّأْنَ مِنْ أَنْ يَتَعَنَّى.(٢٦)

ذَكَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ فِي طَبَقَاتِهِ الْكُبْرَى.

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کے پاس ان سے کچھ پوچھنے کے لیے آئے۔ عبد اللہ بن عبد اللہ (نفل) نماز پڑھ رہے تھے، ان کے دوست ان کے پاس موجود تھے، حضرت علی بن حسین بیٹھ گئے، نماز سے فارغ ہو کر عبید اللہ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے، ان لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ سے نفع بخشے، آپ کے پاس یہ صاحب آئے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کے فرزند اور ان کے جانشین ہیں اور آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں، اگر آپ ان کی ضرورت پوری کر دیتے (تو بہتر ہوتا)، پھر جو کام کر رہے تھے کرتے رہتے۔ عبید اللہ نے ان لوگوں کو جواب دیا کہ افسوس ہے جو اس شان (حصول علم) کا طالب ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ (انتظار کی) مشقت بھی اٹھائے۔

اس روایت کو امام محمد بن سعد نے 'الطبقات الکبریٰ' میں ذکر کیا ہے۔

(٢٦) أخرجه ابن سعد في الطبقات، ٥/ ٢١٥-٢١٦.

٢٦. عَنْ أَبِي مُطِيْعٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، قَالَ: أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنِ اتَّخِذْ نَعْلَيْنِ مِنْ حَدِيْدٍ، وَعَصًى مِنْ حَدِيْدٍ، وَاطْلُبِ الْعِلْمَ حَتَّى تَنْكَسِرَ الْعَصَا وَتَنْخَرِقَ النَّعْلاَنِ.(٢٧)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

ابو مطیع معاویہ بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داود علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ لوہے کے جوتے پہن لو اور لوہے کا عصا پکڑ لو اور علم کے حصول میں نکل کھڑے ہو، حتیٰ کہ عصا ٹوٹ جائے اور جوتے پھٹ جائیں۔

اسے خطیب بغدادی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ٱلسَّٰٓئِحُونَ﴾، قَالَ: هُمْ طَلَبَةُ الْحَدِيْثِ.(٢٨)

---

(٢٧) أخرجه الخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/ ٨٦، الرقم/ ٩؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/ ١٨٩، الرقم/ ٣٨٥.

(٢٨) أخرجه الخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/ ٨٧، الرقم/ ١١.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

عمر بن نافع حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عکرمہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ٱلسَّٰٓئِحُونَ﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ان سے مراد حدیث کے طلبہ ہیں۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: كُنَّا نَسْمَعُ الرِّوَايَةَ بِالْبَصْرَةِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ نَرْضَ حَتَّى رَكِبْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَسَمِعْنَاهَا مِنْ أَفْوَاهِهِمْ.(٢٩)

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ابو عالیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بصرہ میں (اہل بصرہ سے) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات سنا کرتے تھے لیکن اسی پر مطمئن نہ ہوتے، بلکہ سواریوں پر سوار

(٢٩) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/ ١٤٩، الرقم/ ٥٦٤؛ وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٨/ ١٧٤؛ وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٧/ ١١٣؛ والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/ ٢٢٤.

ہو کر مدینہ منورہ کی طرف سفر کرتے اور صحابہ کرام ﷺ کی اپنی زبانی ان روایات کو سنتے۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۹. عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْـمُسَيِّبِ كَانَ يَقُولُ: إِنْ كُنْتُ لَأَسِيْرُ اللَّيَالِيَ وَالْأَيَّامَ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ.(۳۰)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

مالک بیان کرتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت سعید بن مسیب فرمایا کرتے تھے: اگرچہ مجھے ایک حدیث کے حصول کے لیے کئی راتیں اور کئی دن کا سفر کرنا پڑتا تو میں ضرور کرتا۔

اس کو امام بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

---

(۳۰) أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى/ ۲۷۷، ۲۷۸، الرقم/ ٤٠١؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/ ١٨٨، الرقم/ ٣٧٣؛ وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/ ٣٨١، ٥/ ١٢٠؛ والخطيب في الكفاية/ ٤٠٢؛ وفي الرحلة في طلب الحديث/ ١٢٧؛ والذهبي في تذكرة الحفاظ، ١/ ٥٥؛ وفي سير أعلام النبلاء، ٤/ ٢٢٢.

وَفِي رِوَايَةٍ: **قَالَ**: إِنْ كُنْتُ لَأَسِيْرُ فِي طَلَبِ الْـحَدِيثِ الْوَاحِدِ مَسِيرَةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ.

ایک روایت میں انہوں نے فرمایا: اگرچہ مجھے ایک حدیث کے حصول کے لیے کئی راتیں اور کئی دن کا سفر کرنا پڑتا (تو میں ضرور کرتا)۔

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَرْحَلُ الْأَيَّامَ وَاللَّيَالِيَ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ.

ایک اور روایت میں انہوں نے فرمایا: اگر مجھے ایک حدیث کے حصول کے لیے کئی راتیں اور کئی دن کا سفر کرنا پڑے تو میں ضرور کرتا۔

٣٠. قَالَ مَكْحُوْلٌ التَّابِعِيُّ (ت١١٨ھ): كُنْتُ عَبْدًا بِمِصْرَ لِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي هُذَيْلٍ فَأَعْتَقَتْنِي، فَمَا خَرَجْتُ مِنْ مِصْرَ وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى، ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِجَازَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ

إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى، ثُمَّ أَتَيْتُ الْعِرَاقَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى، ثُمَّ أَتَيْتُ الشَّامَ فَغَرْبَلْتُهَا.(٣١)

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

مکحول تابعی فرماتے ہیں: میں مصر میں بنی ہذیل کی ایک عورت کا غلام تھا، اس نے مجھے آزاد کر دیا تو میں مصر سے نہ نکلا مگر جتنا علم وہاں تھا اسے حاصل کر کے۔ پھر میں حجاز میں آیا، اور اس وقت تک وہاں سے باہر نہ گیا جب تک میری دانست میں وہاں کے سارے علم پر حاوی نہ ہو گیا۔ پھر میں عراق میں آیا تو وہاں سے نہ نکلا مگر میری دانست میں جتنا علم وہاں تھا اسے حاصل کر کے۔ پھر میں شام میں آیا اور اسے (حصول علم کی خاطر) کھنگال ڈالا۔

اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، حَدِيثٌ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَيَكْتُبُ لِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ

---

(٣١) أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الجهاد، باب فيمن قال الخمس قبل النفل، ٣/ ٨٠، الرقم/ ، ٢٧٥٠؛ والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/ ٣١٣، الرقم/ ١٢٥٧٩.

أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ». فَحَجَجْتُ ذَلِكَ الْعَامَ، وَلَـمْ أَكُنْ أُرِيدُ الْحَجَّ إِلَّا لِلِقَائِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ بَلَغَنِي عَنْكَ حَدِيثٌ، فَحَجَجْتُ الْعَامَ، وَلَـمْ أَكُنْ أُرِيدُ الْحَجَّ إِلَّا لِأَلْقَاكَ، قَالَ: فَمَا هُوَ؟ قُلْتُ: إِنَّ اللهَ لَيَكْتُبُ لِعَبْدِهِ الْـمُؤْمِنَ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَيْسَ هَكَذَا قُلْتُ، وَلَـمْ يَحْفَظِ الَّذِي حَدَّثَكَ. قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: فَظَنَنْتُ أَنَّ الْحَدِيثَ قَدْ سَقَطَ قَالَ: إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّ اللهَ لَيُعْطِي عَبْدَهُ الْـمُؤْمِنَ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ أَلْفَيْ أَلْفِ حَسَنَةٍ، ثُمَّ قَالَ: أَوَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى ذَلِكَ قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: لِأَنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿مَّن ذَا ٱلَّذِى يُقْرِضُ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَٰعِفَهُۥ لَهُۥٓ أَضْعَافًا كَثِيرَةً﴾(٣٢) وَالْكَثِيرَةُ عِنْدَ اللهِ أَكْثَرُ مِنْ أَلْفَيْ أَلْفٍ، وَأَلْفَيْ ألف.(٣٣)

---

(٣٢) البقرة، ٢/ ٢٤٥.

(٣٣) أخرجه الخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث؛ وأخرجه الإمام أحمد في المسند مختصرا وفيه أنه سمع النبي ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ لَيُضَاعِفُ الْحَسَنَةَ أَلْفَيْ أَلْفِ حَسَنَةٍ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ فِي الرِّحْلَةِ.

حضرت ابو عثمان نہدی نے بیان کیا کہ ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مبارکہ پہنچی جس میں انہوں نے بیان کیا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک مومن بندے کے لیے ایک نیکی کے بدلے دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا۔ میں نے اس سال حج کیا اور میرے حج کرنے کا مقصد صرف ان (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے اس حدیث کے بارے میں ملاقات کرنا تھا، پس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: اے ابو ہریرہ! مجھے آپ سے ایک حدیث مبارکہ پہنچی ہے، میں نے اس سال حج کیا ہے اور حج سے میرا مقصد صرف آپ سے ملاقات کرنا تھا۔ انہوں نے پوچھا: (ملاقات کی) وجہ کیا ہے؟ میں نے کہا: (یہ روایت کہ) بے شک اللہ تعالیٰ بندہ مومن کی ایک نیکی کے بدلے میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایسے تو نہیں کہا، جس نے بھی تجھے یہ حدیث بیان کی ہے اس کو یاد نہیں رہا ہو گا، ابو عثمان نے کہا: مجھے گمان تھا کہ حدیث میں سے کچھ عبارت رہ گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی ایک نیکی کے بدلے بیس لاکھ نیکیاں دے گا، پھر فرمایا کہ کیا اللہ کی کتاب میں نہیں ہے؟ میں نے پوچھا: کیسے؟ انہوں نے فرمایا: ﴿مَّن ذَا ٱلَّذِى يُقْرِضُ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَٰعِفَهُۥ لَهُۥٓ أَضْعَافًا كَثِيرَةً﴾ ’کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے پھر وہ اس کے لیے اسے کئی گنا بڑھا دے گا‘ اللہ کے ہاں کثیر بیس لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے 'الرحلة في طلب الحديث' میں روایت کیا ہے۔

رِحْلَةُ الْأَئِمَّةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ وَالْعِلْمِ الشَّرِيْفِ

اَلْأَئِمَّةُ السَّلَفُ رَحَلُوا الْمُسَافَاتِ الْبَعِيْدَةَ عَلَى بُعْدِ الشِّقَّةِ وَعِظَمِ الْمَشَقَّةِ، طَلَبًا لِلْحَدِيْثِ وَبَحْثًا عَنْ أَسَانِيْدِهِ، وَذَلِكَ امْتِثَالًا لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُواْ فِي ٱلدِّينِ وَلِيُنذِرُواْ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوٓاْ إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾.(٣٤)

﴿ائمہ کرام اور سلف صالحین کا طلبِ حدیث اور حصولِ علم کے لیے سفر اختیار کرنا﴾

ائمہ سلف نے حصول حدیث کے لیے اور اسانید کی تلاش میں دور دراز علاقوں کے بڑے پر مشقت اور تکلیف دہ سفر کیے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کیا: 'تو ان میں سے ہر ایک گروہ (یا قبیلہ) کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ

(٣٤) التوبة، ٩/ ١٢٢.

دین میں تفقہ (یعنی خوب فہم و بصیرت) حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں تاکہ وہ (گناہوں اور نافرمانی کی زندگی سے) بچیں۔‘

٣٢. عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ: لَقَدْ أَقَمْتُ بِالْـمَدِينَةِ ثَلَاثاً مَا لِي حَاجَةٌ إِلَّا وَقَدْ فَرَغْتُ مِنْهَا إِلَّا أَنَّ رَجُلاً كَانُوا يَتَوَقَّعُونَهُ كَانَ يَرْوِي حَدِيثاً، فَأَقَمْتُ حَتَّى قَدِمَ، فَسَأَلْتُهُ. (٣٥)

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ابو قلابہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ میں تین دن تک قیام پذیر رہا، میری کوئی ایسی حاجت نہیں تھی کہ جسے میں نے پورا نہ کر لیا ہو سوائے ایک آدمی کی (ملاقات) کے جس کے بارے میں لوگ توقع کرتے تھے کہ وہ حدیث مبارکہ روایت کرتے ہیں۔ میں مدینہ میں ہی قیام پذیر رہا، حتیٰ کہ وہ صاحب آئے اور میں نے (حدیث مبارکہ سننے کے لیے) ان سے درخواست کی۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

---

(٣٥) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/ ١٤٩، الرقم/ ٥٦؛ وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢٨/ ٢٩٥؛ والرامهرمزي في المحدث الفاصل، ١/ ٢٢٣.

٣٣. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ آتِي بَابَ عُرْوَةَ، فَأَجْلِسُ بِالْبَابِ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَدْخُلَ، لَدَخَلْتُ، وَلَكِنْ إِجْلاَلًا لَهُ.(٣٦)

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

امام زہری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عروہ کے دروازے پر حاضر ہوتا تو دروازے پر بیٹھ جاتا اگر داخل ہونا چاہتا تو داخل ہو جاتا لیکن ان کے احترام کے باعث ایسا نہ کرتا۔

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، كَانَ أَطْلَبَ لِلْعِلْمِ فِي أُفُقٍ مِنَ الْآفَاقِ، مِنْ مَسْرُوْقٍ.(٣٧)

أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْـمُصَنَّفِ.

---

(٣٦) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/ ١٥٠، الرقم/ ٥٦٩.

(٣٧) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٢٨٥، الرقم/ ٢٦١٢٨؛ والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤/ ٦٥؛ والمزي في تهذيب الكمال، ٢٧/ ٤٥٤؛ والسيوطي في طبقات الحفاظ، ١/ ٢١، الرقم/ ٢٦.

امام شعبی کہتے ہیں کہ آفاق عالم میں مسروق سے بڑھ کر علم حدیث کا طالب کوئی اور میرے علم میں نہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے ’المصنف‘ میں اس کی تخریج کی ہے۔

۳۵. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ... أَنَّ الشَّعْبِيَّ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي ثَلاَثَةِ أَحَادِيْثَ ذُكِرَتْ لَهُ، فَقَالَ: لَعَلِّي أَلْقَى رَجُلًا لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ.(۳۸)

رَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ.

محمد بن جابر سے مروی ہے کہ امام شعبی نے ان تین احادیث کے حصول کے لیے مکہ مکرمہ کا سفر اختیار کیا جو ان کے سامنے بیان کی گئیں تھیں، انہوں نے (اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا کہ شاید میری ایسے شخص سے ملاقات ہو جائے جسے حضور نبی اکرم ﷺ یا آپ کے کسی صحابی سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا ہو۔

اسے امام رامہرمزی نے روایت کیا ہے۔

---

(۳۸) أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل، ۱/ ۲۲۴؛ والخطيب في الرحلة في طلب الحديث/ ۱۹۶، الرقم/ ۹۱.

٣٦. عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَ بِحَدِيْثٍ ثُمَّ قَالَ لِـمَنْ حَدَّثَهُ: أَعْطَيْتُكَهُ بِغَيْرِ شَيْءٍ، وَإِنْ كَانَ الرَّاكِبُ لَيَرْكَبُ إِلَى الْـمَدِيْنَةِ فِيْمَا دُوْنَهُ.(٣٩)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

امام شعبی سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک حدیث بیان کی پھر جسے آپ نے حدیث بیان کی اسے فرمایا: میں نے تجھے کسی چیز (معاوضہ / مشقت) کے بغیر یہ حدیث تحفہ دی ہے، اگرچہ دوسری احادیث کے لیے مدینہ منورہ کا سفر مسافر کو سواری پر کرنا پڑتا ہے۔

اس کو امام ابن ابی شیبہ اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا سَافَرَ مِنْ أَقْصَى الشَّامِ إِلَى أَقْصَى الْيَمَنِ فَحَفِظَ كَلِمَةً تَنْفَعُهُ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ مِنْ عُمْرِهِ، رَأَيْتُ أَنَّ سَفَرَهُ لَـمْ يَضِعْ.(٤٠)

---

(٣٩) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/ ٤٤٩، الرقم/ ٤٢٧؛ وأيضاً، ٥/ ٢٨٥، الرقم/ ٢٦١٣٠؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/ ١٨٩، الرقم/ ٣٧٤.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْخَطِيْبُ.

امام شعبی سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے شام کے دور دراز علاقے سے یمن کے دور دراز علاقے کا سفر کیا اور ایک ایسا کلمہ یاد کر لیا جو اس کی باقی عمر کے لیے نفع بخش ثابت ہوا، تو میرا خیال ہے کہ اس کا سفر بے کار نہیں ہوا۔

اسے امام ابو نعیم، ابن عبد البر اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٣٨. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ، يَقُوْلُ لِحَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ: يَا أَبَا إِسْمَاعِيْلَ، هَلْ ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى أَصْحَابَ الْحَدِيْثِ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُواْ فِي ٱلدِّينِ وَلِيُنذِرُواْ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوٓاْ إِلَيْهِمْ﴾(٤١)؟ فَهَذَا

---

(٤٠) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/ ٣١٣؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم، ١/ ٤٥٣، الرقم/ ٤٣١؛ والخطيب في الرحلة في طلب الحديث/ ٩٦، الرقم/ ٢٧، والعيني في عمدة القاري، ٢/ ١٠٢، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٣/ ٧٥ – ٧٦.

(٤١) التوبة، ٩/ ١٢٢.

فِي كُلِّ مَنْ رَحَلَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ، وَرَجَعَ بِهِ إِلَى مَنْ وَرَاءَهُ فَعَلَّمَهُ إِيَّاهُ. (٤٢)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت یزید بن ہارون حماد بن زید سے کہتے ہیں: اے ابو اسماعیل! کیا اللہ تعالیٰ نے اصحاب حدیث کا ذکر قرآن مجید میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی نہیں سنا: ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُواْ فِي ٱلدِّينِ وَلِيُنذِرُواْ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوٓاْ إِلَيْهِمْ﴾ ’تو ان میں سے ہر ایک گروہ (یا قبیلہ) کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ دین میں تفقہ (یعنی خوب فہم و بصیرت) حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں‘ یہ فرمان ہر اس شخص کے لیے ہے جس نے علم کی تلاش اور فقہ کے لیے سفر کیا اور اسے لے کر ان کی طرف لوٹا جو اس کے پیچھے رہ گئے ہیں اور ان کی اس کی تعلیم دی۔

اسے امام حاکم نے اور خطیب بغدادی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

---

(٤٢) أخرجه الحاكم في معرفة علوم الحديث/ ٢٦؛ والخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/ ٨٧، الرقم/ ١٠؛ وأيضاً في شرف أصحاب الحديث/ ٥٩؛ والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٧/ ٤٦٠.

٣٩. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، يَقُولُ: قَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَدْهَمَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَدْفَعُ الْبَلاَءَ عَنْ هَذِهِ الأُمَّةِ بِرِحْلَةِ أَصْحَابِ الْحَدِيْثِ.(٤٣)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

وَرُوِيَ عَنِ الْعَلاَءِ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْـمُبَارَكِ فِي الْـمَنَامِ. فَقُلْتُ: مَا فَعَلَ بِكَ رَبُّكَ؟ قَالَ: غَفَرَ لِي بِرِحْلَتِي فِي الْـحَدِيْثِ.(٤٤)

---

(٤٣) أخرجه الخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/ ٥٩؛ وأيضا في الرحلة في طلب الحديث/ ٨٩، الرقم/ ١٥؛ والسخاوي في فتح المغيث، ٢/ ٣٥٦.

(٤٤) أخرجه الخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/ ١٠٩؛ وأيضا في الرحلة في طلب الحديث/ ٩٠، الرقم/ ١٦؛ والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٨/ ٤١٩؛ والسخاوي في فتح المغيث، ٢/ ٣٥٦.

حضرت عبد الرحمٰن بن محمد بن حاتم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادھم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ محدثین کے (طلب حدیث میں) سفر کے باعث اس امت سے آزمائش کو ٹال دیتا ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

حضرت علاء سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت عبد اللہ بن مبارک کو خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا: آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس نے علم حدیث کی طلب میں میرے سفر کی بدولت مجھے معاف فرما دیا ہے۔

٤٠. عَنْ سُفْيَانَ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ، أَنَّ مَسْرُوْقًا رَحَلَ فِي حَرْفٍ، وَأَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ رَحَلَ فِي حَرْفٍ.(٤٥)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

---

(٤٥) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٢٨٥، الرقم/ ٢٦١٢٩؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/ ١٨٨، الرقم/ ٣٧٢؛ وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥٧/ ٤٠٦؛ والخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/ ١٩٨، الرقم/ ١٩٥.

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الْـمَدِيْنَةِ أَطْلُبُ الْعِلْمَ وَالشَّرَفَ.(٤٦)

رَوَاهُ أَيْضاً ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

امام سفیان ایک ایسے شخص جس کا انہوں نے نام نہیں لیا، سے روایت کرتے ہیں کہ مسروق نے ایک حرف کی خاطر سفر کیا اور ابو سعید نے بھی ایک حرف کی خاطر سفر کیا۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

قیس بن عباد نے بیان کیا کہ میں نے علم اور شرف کی تلاش میں مدینہ منورہ کا سفر اختیار کیا۔

اسے بھی امام ابن ابی شیبہ اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

٤١. وَأَخْبَارُ الْعُلَمَاءِ وَرَحَلَاتُهُمْ كَثِيْرَةٌ، وَمِنْهَا: مَا ذَكَرَ الرَّامَهُرْمُزِيُّ فِي الْـمُحَدِّثِ الْفَاصِلِ، وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي جَامِعِ بَيَانِ الْعِلْمِ: رَحَلَ ابْنُ شِهَابٍ إِلَى الشَّامِ إِلَى عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ وَابْنِ مُحَيْرِيْزٍ

---

(٤٦) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٢٨٥، الرقم/ ٢٦١٣٢؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/ ١٨٩، الرقم/ ٣٧٤.

وَابْنِ حَيْوَةَ؛ رَحَلَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ إِلَى الْـمَدِيْنَةِ لِلِقَاءِ مَنْ بِهَا مِنْ أَوْلاَدِ الصَّحَابَةِ؛ رَحَلَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ يَعْنِي إِلَى الْكُوْفَةِ، فَلَقِيَ بِهَا عُبَيْدَةَ وَعَلْقَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى؛ رَحَلَ الْأَوْزَاعِيُّ إِلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ بِالْيَمَامَةِ وَدَخَل الْبَصْرَةَ؛ رَحَلَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ دَخَلَ الْبَصْرَةَ؛ رَحَلَ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ إِلَى الْأَوْزَاعِيِّ بِالشَّامِ؛ رَحَلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ إِلَى مَالِكٍ بِالْـمَدِيْنَةِ، ثُمّ دَخَلَ الْعِرَاقَ؛ رَحَلَ سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ إِلَى عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ وَخَصِيْفٍ؛ رَحَلَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ إِلَى الزُّهْرِيِّ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِالشَّامِ؛ رَحَلَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ مِنْ حِمْصَ إِلَى الْعِرَاقِ؛ رَحَلَ مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيَّانِ مِنَ الْجَزِيْرَةِ إِلَى الْعِرَاقِ.(٤٧)

وَأَمَّا رِحْلَةُ الْعُلَمَاءِ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ فِي الْإِقْلِيْمِ الْوَاحِدِ، فَكَثِيْرَةٌ كَثِيْرَةٌ تَفُوْقُ الْحَصْرَ.

---

(٤٧) أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي، ١/ ٢٣٢؛ وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/ ١٨٥-١٩٠.

علماء کرام کے حصول حدیث کے واقعات بہت سے ہیں اور اس کے لیے ان کے سفر بھی بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے کچھ کو امام رامہر مزی نے 'المحدث الفاصل' میں اور امام ابن عبد البر نے 'جامع بیان العلم' میں بیان کیا ہے۔ امام ابن شہاب نے عطاء بن یزید، ابن محیریز اور ابن حیوہ (سے ملاقات) کے لیے شام کا سفر کیا۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اولاد سے ملاقات کے لیے مدینہ منورہ کا سفر کیا۔ محمد بن سیرین نے کوفہ کا سفر کیا اور عبیدہ، علقمہ اور عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے ملاقات کی۔ امام اوزاعی نے یمامہ میں مقیم یحییٰ بن ابی کثیر (سے اخذ حدیث) کے لیے سفر کیا اور بصرہ میں بھی گئے۔ امام سفیان ثوری نے یمن کا سفر کیا اور بعد ازاں بصرہ میں بھی گئے۔ عیسیٰ بن یونس نے شام میں مقیم امام اوزاعی کی طرف سفر کیا۔ امام محمد بن ادریس شافعی نے امام مالک (سے ملاقات اور ان سے اخذ حدیث) کے لیے مدینہ منورہ کا سفر کیا اور پھر عراق میں داخل ہوئے۔ سعید بن بشیر نے عبد الکریم جزری اور حضرت خصیف کی طرف سفر کیا۔ شعیب بن ابی حمزہ نے امام زہری کی طرف سفر کیا اور وہ اس وقت شام میں مقیم تھے۔ اسماعیل بن عیاش نے حمص سے عراق تک کا سفر کیا۔ موسیٰ بن اعین حرانی اور محمد بن سلمہ حرانی نے ایک جزیزہ سے عراق تک کا سفر کیا۔

ایک ہی ملک میں ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف علماء کرام کے سفر تو بہت زیادہ اور شمار سے باہر ہیں۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

۱۔ القرآن الحکیم۔

۲۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/ ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/ ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۴۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۵۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۶۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ المدخل إلی السنن الکبری۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۷۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء) ۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۸۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ صفة الصفوة۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ،۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۹۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

۱۰۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ معرفة علوم الحدیث۔ المدینة المنورة، السعودیة: المکتبة العلمیة، الطبعة الثانیة،۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء۔

۱۱۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔الصحیح۔بیروت،لبنان:مؤسسة الرسالہ،۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۲۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔المطالب العالیة۔بیروت،لبنان:دار المعرفة،۱۴۰۷ھ/۱۹۷۸ء۔

۱۳۔ حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (۲۱۹ھ / ۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۱۴۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ / ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ الرحلة فی طلب الحدیث۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۵ھ۔

۱۵۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ / ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع۔ الریاض، المملکة العربیة السعودیة: مکتبة المعارف، ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء۔

۱۶۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ / ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ شرف أصحاب الحدیث۔ انقرہ، ترکی: دار احیاء السنۃ النبویہ۔

۱۷۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ / ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ الکفایة في علم الروایة۔ المدینة المنورة، سعودی عرب: مکتبہ العلمیۃ۔

۱۸۔ ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری (۲۲۳-۳۱۱ھ)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء۔

١٩۔ دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (١٨١-٢٥٥ھ/٧٩٧-٨٦٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٢٠۔ ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/٨١٧-٨٨٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٢١۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦٧٣-٧٤٨ھ)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ۔

٢٢۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ تذکرۃ الحفاظ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٢٣۔ رامہرمزی، ابو الحسن بن عبد الرحمن بن خلاد (م٣٦٠ھ)۔ المحدث الفاصل بین الراوي والواعي۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٤ھ۔

٢٤۔ سخاوی، الشیخ شمس الدین محمد عبد الرحمن (م٩٠٢ھ)۔ فتح المغیث شرح ألفیۃ الحدیث۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٢٥۔ ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/٧٨٤-٨٤٥ء)۔ الطبقات الکبری۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٢٦۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/ ١٤٤٥- ١٥٠٥ء)۔ طبقات الحفاظ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ۔

۲۷۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ / ۷۷۶-۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۲۸۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ / ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء۔

۲۹۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ / ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۳۰۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ / ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۳۱۔ ابن ابی عاصم، ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶-۲۸۷ھ / ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ الآحاد والمثاني۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۱ء۔

۳۲۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ / ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ جامع بيان العلم وفضله۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء۔

٣٣۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ / ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ الاستيعاب۔ بیروت، لبنان: دار الكتب العلمیہ، ١٣٩٨ھ / ١٩٧٨ء۔

٣٤۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ / ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلاميہ، ١٣٨٧ھ۔

٣٥۔ عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ / ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٣٦۔ ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩-٥٧١ھ / ١١٠٥-١١٧٦ء)۔ تاريخ دمشق الكبير (المعروف ب: تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ / ٢٠٠١ء۔

٣٧۔ عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥ھ / ١٣٦١-١٤٥١ء)۔ عمدة القاری شرح صحيح البخاری۔ بیروت، لبنان: دار إحياء التراث العربی۔

٣٨۔ ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد (م ٦٢٠ھ)۔ إثبات صفة العلو۔ کویت: دار السلفیہ، ١٤٠٦ھ۔

۳۹۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ / ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء۔

۴۰۔ مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴-۷۴۲ھ / ۱۲۵۶-۱۳۴۱ء)۔ تہذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء۔

۴۱۔ مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶-۲۶۱ھ / ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۴۲۔ منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ / ۱۱۸۵- ۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۴۳۔ نسائی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ / ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء۔

۴۴۔ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ / ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۱ء۔

۴۵۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ / ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء۔

۴۶۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔